روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 18 مئی 2011ء 14 جمادی الثانی 1432 ہجری 18 ہجرت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 113

سب سے بڑا انعام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جس نے قرآن کریم پڑھا پھر کسی اور کے متعلق یہ خیال کیا کہ اس کو مجھ سے زیادہ افضل نعمت بخشی گئی ہے تو اس نے اس نعمت کو بڑا سمجھا جس کو اللہ تعالیٰ نے چھوٹا قرار دیا ہے اور اس نعمت یعنی قرآن کریم کو چھوٹا سمجھا جس کو اللہ نے عظمت عطا فرمائی ہے۔

(کنزالعمال جلد1صفحہ 525کتاب الاذکار من قسم الاقوال باب السابع فی تلاوۃ القرآن وفضائلہ الفصل الاول فی فضائل تلاوۃ القرآن)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مـافرطنا (سیپارہ7۔رکوع10) یعنی تعلیمات ضروریہ میں سے کوئی چیز قرآن سے باہر نہیں رہی اور قرآن ایک مکمل کتاب ہے جو کسی دوسری مکمل کا منتظر نہیں بناتا۔.......... قرآن قول فصل ہے جو ہر ایک امر میں سچا فیصلہ دیتا ہے اور انتہائی درجہ کی حکمت ہے۔.......... (سیپارہ27 رکوع16) انہ لقرآن کریم .... یعنی میں قسم کھاتا ہوں مطالع اور مناظر نجوم کی اور یہ قسم ایک بڑی قسم ہے۔ اگر تمہیں حقیقت پر اطلاع ہو کہ یہ قرآن ایک بزرگ اور عظیم الشان کتاب ہے اور اس کو وہی لوگ چھوتے ہیں جو پاک باطن ہیں اور اس قسم کی مناسبت اس مقام میں یہ ہے کہ قرآن کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ وہ کریم ہے یعنے روحانی بزرگیوں پر مشتمل ہے اور بباعث نہایت بلند اور رفیع دقائق حقائق کے بعض کوتاہ بینوں کی نظروں میں اسی وجہ سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے جس وجہ سے ستارے چھوٹے اور نقطوں سے معلوم ہوتے ہیں اور یہ بات نہیں کہ درحقیقت وہ نقطوں کی مانند ہیں بلکہ چونکہ مقام ان کا نہایت اعلیٰ و ارفع ہے اس لئے جو نظریں قاصر ہیں ان کی اصل ضخامت کو معلوم نہیں کر سکتیں۔ انـا انـزلـنـه .... (سیپارہ25۔ رکوع14) ہم نے قرآن کو ایک ایسی بابرکت رات میں اتارا ہے جس میں ہر ایک امر پُر حکمت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اس سے مطلب یہ ہے کہ جیسے ایک رات بڑی ظلمت کے ساتھ نمودار ہوئی تھی۔ اسی کے مقابل پر اس کتاب میں انوار عظیمہ رکھے گئے ہیں جو ہر ایک قسم کے شک اور شبہ کی ظلمت کو ہٹاتے ہیں اور ہر ایک بات کا فیصلہ کرتے ہیں اور ہر ایک قسم کی حکمت کی تعلیم کرتے ہیں الـلّٰـه ولی الذین .... (سیپارہ3 رکوع2) اللہ دوستدار ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے اور ان کو اندھیرے سے روشنی کی طرف نکالتا ہے (۔) قرآن متقیوں کو وہ سارے امور یاد دلاتا ہے جو ان کی فطرت میں مخفی اور مستور تھے اور یہ حق محض ہے جو انسان کو یقین تک پہنچاتا ہے اور یہ غیب کے عطا کرنے میں بخیل نہیں ہے یعنی بخیلوں کی طرح اس کا یہ کام نہیں کہ صرف آپ ہی غیب بیان کرے اور دوسرے کو غیبی قوت نہ دے سکے بلکہ آپ بھی غیب پر مشتمل ہے اور پیروی کرنے والے پر بھی فیضان غیب کرتا ہے۔ یہ قرآن کا دعویٰ ہے جس کو وہ اپنی تعلیم کی نسبت آپ بیان فرماتا ہے اور پھر آگے چل کر اس کا ثبوت بھی آپ ہی دے گا۔

(جنگ مقدس۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 86)

قیام نماز کی ذمہ داری

عہدیداران کو ہدایات دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

”نمازوں کی ذمہ داری سنبھالیں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور اپنے گھروں کی نمازوں کی بھی حفاظت کریں۔ اور گھروں کی نمازوں کی حفاظت یہی ہے کہ اپنے بچوں کو دیکھیں، خاص طور پر لڑکوں کو جو خدام کی عمر کو پہنچے ہیں۔

...... اگرچہ خدام الاحمدیہ بھی اس طرف توجہ کر رہی ہے لیکن اگر انصار والدین ان کی نگرانی نہیں کریں گے تو اس کا اتنا اثر نہیں ہوگا۔ اس لئے ساری تنظیمیں جو بنائی گئی ہیں ان کا مقصد یہ تھا کہ ہر تنظیم اپنی اپنی ذمہ داری سمجھے۔ اگر لجنہ میں کمی ہے تو انصار سے پوری ہو، اگر انصار میں کمی ہے خدام سے پوری ہو، خدام کی کمی ہے انصار پوری کریں۔ ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہوں اور جب پھر جماعتی طور پر کمزوری ہے تو ذیلی تنظیمیں اس کو پورا کر رہی ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرمایا کرتے تھے کہ اگر ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام Active ہو جائے تو ہمارے جو ترقی کے قدم ہیں وہ کئی گنا بڑھ جائیں“۔

(الفضل انٹرنیشنل 22رفروری 2008)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ماہر امراض گردہ ومثانہ کی آمد

مکرم ڈاکٹر مظفر احمد چوہدری صاحب یورولوجسٹ (Urologist) ماہر امراض گردہ و مثانہ یو۔کے سے تشریف لائیں گے۔ وہ مورخہ 24 تا 31 مئی 2011ء فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ ومعالجہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

جب دین کو ضرورت ہے تو مال گھر کیسے رکھ سکتا ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایک واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ چوہدری رستم علی صاحب آف مدار ضلع جالندھر کے بارہ میں کہ ’’وہ کورٹ انسپکٹر تھے ان کی 80 روپے تنخواہ تھی۔ حضرت صاحب کو خاص ضرورت دینی تھی۔ آپ نے ان کو خط لکھا کہ یہ خاص وقت ہے اور چندے کی ضرورت ہے۔ انہی دنوں گورنمنٹ نے حکم جاری کیا کہ جو کورٹ انسپکٹر ہیں وہ انسپکٹر کر دئے جائیں۔ جس پر ان کو نیا گریڈ مل گیا اور جھٹ ان کے 80 روپے سے 180 روپے ہو گئے۔ اس پر انہوں نے حضرت صاحب کو لکھا کہ ادھر آپ کا خط آیا اور ادھر 180 روپے ہو گئے۔ اس لئے یہ اوپر کے سو روپے میرے نہیں ہیں، یہ حضرت صاحب کے طفیل ملے ہیں اس واسطے وہ ہمیشہ سو روپیہ علیحدہ بھیجا کرتے تھے‘‘۔

(روزنامہ ’الفضل‘ 15/ مئی 1922ء صفحہ 2)

پھر ایک واقعہ ہے حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب کا۔ ان کا تھوڑا سا تعارف بھی کرا دوں۔ یہ حضرت ام ناصر جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پہلی بیگم تھیں، ان کے والد تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے نانا ہوئے۔ تو ان کے بارہ میں حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے کہ:

’’جب انہوں نے ایک دوست سے حضرت مسیح موعود کا دعویٰ سنا تو آپ نے سنتے ہی فرمایا کہ اتنے بڑے دعوٰی کا شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا اور آپ نے بہت جلد حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی۔ حضرت مسیح موعود نے ان کا نام اپنے بارہ حواریوں میں لکھا ہے اور ان کی مالی قربانیاں اس حد تک بڑھی ہوئی تھیں کہ حضرت مسیح موعود نے ان کو تحریری سند دی کہ آپ نے سلسلہ کے لئے اس قدر مالی قربانی کی ہے کہ آئندہ آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔ حضرت مسیح موعود کا وہ زمانہ مجھے یاد ہے جب کہ آپ پر مقدمہ گورداسپور میں ہو رہا تھا اور آپ کو اس میں روپیہ کی ضرورت تھی۔ حضرت صاحب نے دوستوں میں تحریک بھیجی کہ چونکہ اخراجات بڑھ رہے ہیں لنگر خانہ دو جگہ پر ہو گیا ہے۔ ایک قادیان میں اور ایک یہاں گورداسپور میں اور اس کے علاوہ مقدمہ پر بھی خرچ ہو رہا ہے لہٰذا دوست امداد کی طرف توجہ کریں۔ جب حضرت صاحب کی تحریک ڈاکٹر صاحب کو پہنچی تو اتفاق ایسا ہوا کہ اسی دن ان کو تنخواہ قریباً چار سو پچاس روپے ملی تھی۔ وہ ساری کی ساری تنخواہ اسی وقت حضرت صاحب کی خدمت میں بھیج دی۔ ایک دوست نے سوال کیا کہ آپ کچھ گھر کی ضروریات کے لئے رکھ لیتے تو انہوں نے کہا کہ خدا کا مسیح موعود لکھتا ہے کہ دین کے لئے ضرورت ہے تو پھر اور کس کے لئے رکھ سکتا ہوں۔ غرض ڈاکٹر صاحب تو دین کے لئے قربانیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ حضرت مسیح موعود کو انہیں روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور انہیں کہنا پڑا کہ اب آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔

(تقاریر جلسہ سالانہ 1926ء انوار العلوم جلد 9 صفحہ 403)

اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں کو بھی اسی اخلاص اور وفا کے ساتھ قربانیوں کی توفیق دے۔ ان کی نسلیں اب دنیا کے بہت سے ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص اور وفا میں بہت بڑھے ہوئے بھی ہیں، اللہ تعالیٰ مزید بڑھائے۔

(روزنامہ الفضل 5 مئی 2004ء)

تبصرہ

خطبات طاہر جلد 8,7

ضخامت جلد 7۔1988ء: 937 صفحات

ضخامت جلد 8۔1989ء: 892 صفحات

ناشر: طاہر فاؤنڈیشن ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد طاہر فاؤنڈیشن قائم فرمائی۔ جس کے کاموں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے علمی کارناموں، تقاریر، خطبات و خطابات کو محفوظ کرنا اور افادہ عام کے لئے احباب جماعت تک پہنچانا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ 8 سال سے ادارہ طاہر فاؤنڈیشن اپنے کام میں ہمہ تن مصروف ہے اور اس وقت خاکسار کے سامنے خطبات طاہر کی جلد نمبر 7 اور 8 موجود ہیں۔

طاہر فاؤنڈیشن کے چیئرمین محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب جلد 7 کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں۔

خطبات طاہر جلد ہفتم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے معرکۃ الآراء اور پُر از معارف خطبات جمعہ 1988ء پر مشتمل ہے۔ 1988ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ جہاں یہ جماعت احمدیہ کی پہلی صدی کا آخری سال تھا اور جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابیوں اور کامرانیوں کی تاریخ رقم کرتے ہوئے نئی صدی میں داخل ہو رہی تھی وہاں پہلی صدی کے آخری سال میں اللہ تعالیٰ نے حضور کی طرف سے دیئے گئے مباہلہ کے چیلنج کے نتیجہ میں جماعت کے لئے عظیم الشان تائید و نصرت تھی۔

جمعۃ المبارک سے شروع ہونے والے مبارک سال کے آغاز میں ہی حضور نے جنوری، فروری میں مغربی افریقہ کا دور فرمایا حضور نے اس دورہ کے دوران گیمبیا میں افریقہ کی تعمیر و ترقی کے لئے نصرت جہاں تحریک نو کا اعلان فرمایا اور جماعتی تعلیم و تربیت کے لئے بھی متعدد خطبات ارشاد فرمائے۔ اسی سال ستمبر 1988ء میں حضور کینیا، تنزانیہ اور ماریشس کے دورہ پر بھی تشریف لے گئے جہاں یہ ممالک آپ کے عظیم روحانی علوم و فیوض سے مستفیض ہوئے۔ 1988ء چونکہ پہلی صدی کا اختتامی سال تھا، حضور نے جشن تشکر کی تیاریوں اور اس کے منصوبے کی تکمیل کے لئے احباب جماعت کو متعدد خطبات جمعہ میں تلقین فرمائی۔ جشن تشکر کی حقیقی تیاریوں کے سلسلہ میں حضور نے عبادات کے معیار کو بلند کرنے کی طرف کئی خطبات میں توجہ دلائی۔ مباہلہ کے چیلنج کے بعد اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشانات کا ظہور ہوا اور حضور کی پیشگوئی لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔

1988ء کے خطبات جمعہ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تبحر علمی کے آئینہ دار ہیں وہاں یہ ہمیں تاریخ احمدیت کے غیر معمولی دور سے بھی آگاہ کرتے ہیں۔ ان خطبات جمعہ کی تدوین کے لئے خطبات کی آڈیو کیسٹس کو ٹرانسکرائب کیا گیا ہے۔ خطبات طاہر جلد ہفتم حضور کے 53 خطبات جمعہ پر مشتمل ہے جن میں سے دو خطبات حضور نے انگریزی میں ارشاد فرمائے۔ تدوین کے دوران خطبات جمعہ میں ضروری حوالہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ آخر پر 48 صفحات پر مشتمل انڈیکس شامل کر کے اس کتاب کی اہمیت کو دوچند کر دیا ہے۔

خطبات طاہر جلد ہشتم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے 1989ء کے 52 معرکۃ الآراء پُر از معارف خطبات جمعہ پر مشتمل ہے۔ 1989ء کا سال جماعت احمدیہ کے لئے نہایت اہمیت کا حامل تھا۔ اس سال جماعت احمدیہ کو 100 سال پورے ہوئے اور جماعت نے صد سالہ جشن تشکر منایا اور جماعت احمدیہ نے ترقیات کی منازل طے کرتے ہوئے اپنی پہلی صدی کے اختتام اور دوسری صدی کے آغاز پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اولوالعزم قیادت میں نئی صدی کا استقبال کیا۔

زیر تبصرہ کتاب میں ایسے خطبات جمعہ شامل ہیں جن میں سلمان رشدی کی کتاب پر ردعمل اور مذاہب عالم کو حضور نے نصائح فرمائیں اسی طرح جماعت کے خلاف عالمگیر سازشوں کو بھی بے نقاب کیا اور بہائیت کے حملہ سے نمٹنے کے لئے جماعت کو پوری طرح مستعد کیا۔ 1989ء میں مباہلہ کا سال مکمل ہوا اور احمدیت کی کامیابی اور ترقیات پر تفصیلی خطبات جمعہ حضور انور نے دیئے۔ 3 نومبر 1989ء کے خطبہ میں حضور نے ذیلی تنظیموں کے سیٹ میں ایک انقلابی تبدیلی کا اعلان اس طرح فرمایا آئندہ ہر ملک کی ذیلی تنظیموں کے صدران براہ راست خلیفہ وقت کو جوابدہ ہوں گے۔ اسی طرح ذیلی تنظیموں کو پانچ بنیادی اخلاق، قیام نماز اور تلاوت قرآن کریم کی طرف خصوصی توجہ دینے کی طرف تلقین فرمائی۔ الغرض حضور کے یہ پُر اثر خطبات جماعت کی نئی صدی کی راہیں متعین کر رہے تھے اور مظلوم احمدیوں کے لئے مرہم کا کام کر رہے تھے۔ یہ خطبات جمعہ جماعت کے غیر معمولی دور سے بھی آگاہ کرتے ہیں۔ ان خطبات کی تدوین کے لئے بھی آڈیو کیسٹس سے استفادہ کیا گیا ہے اور ضروری حوالہ جات دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ طاہر فاؤنڈیشن کی اس پیشکش کو قبول فرمائے۔ اس علمی، روحانی اور تاریخی خزانہ کو لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

(ایف۔ شمسؔ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ا۔شافی

مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب
والدہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کا ذکر خیر

﴾قسط اول﴿

میری پیاری پھوپھی جان اور خوشدامن سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب رفیق حضرت مسیح موعود، معالج خصوصی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، پہلے میڈیکل افسر آف نور ہسپتال قادیان، کی دوسری صاحبزادی تھیں۔ آپ نے اپنی زندگی کا پچاس سال سے زائد کا عرصہ میرپورخاص سندھ میں گزارا اور آپ کو چار خلفاء کے دور دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کی پیدائش 1921ء میں دارالمسیح سے ملحقہ اس بابرکت مکان میں ہوئی جہاں حضرت سیّدہ اماں جان اپنی پیاری بیٹی حضرت سیّدہ مبارکہ بیگم کی رخصتی کے موقع پر خود تشریف لائیں۔ یہ مکان اس وقت آپ کے داماد حضرت نواب محمد علی خانصاحب کی رہائش گاہ تھا۔ اس مکان کی سیڑھیاں حضرت سیّدہ اماں جان کے صحن میں اترتی تھیں۔

1918ء-1919ء کے وبائی انفلوئنزا میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیمار ہوئے تو حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب کو پٹیالہ سے بذریعہ تار اطلاع بھیج کر بلوایا گیا۔ اس موقع پر حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب کو مسلسل تین ماہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت کی سعادت نصیب ہوئی اور چھ ماہ بعد ہی حضور کے ارشاد پر اپنی ملازمت سے استعفیٰ دے کر قادیان اپنے مقدس آقا کی خدمت کے لیے حاضر ہوگئے اور تازندگی اپنے آقا کی خدمت کی توفیق پائی۔ قادیان آنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ازراہ شفقت حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب کو حضرت نواب محمد علی خانصاحب والا مکان جو دارالمسیح سے متصل تھا، دے دیا۔ اس طرح میری پھوپھی جان مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کا بچپن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت اماں جان اور دیگر خاندان مسیح موعود کی شفقتوں کے زیر سایہ گزرا۔

آپ بیان کیا کرتی تھیں کہ:

''دارالمسیح میں ہمارے آنے جانے میں کوئی روک ٹوک نہیں تھی۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب کا یہ دستور تھا کہ جب بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دوائی بناتے تو اپنے بچوں میں سے ہی کسی کے سپرد کرتے کہ جاؤ حضور کو یہ دوائی دے آؤ۔ اس طرح ہمیں بہت خوشی ہوتی کہ ہمیں حضور کے پاس جانے کا موقع مل جاتا۔ حضرت اماں جان کو روزانہ ہی دیکھنے کا موقع ملتا اور آپ کا نورانی چہرہ اور پاکیزہ زندگی کو دیکھ کر دل کو فرحت نصیب ہوتی۔ حضرت اماں جان اکثر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر ہماری امی کے پاس آجاتیں اور کہتیں ''اے بوا کیا کر رہی ہو'' یا کہتیں ''اے ڈاکٹرنی کیا کر رہی ہو''۔ ہماری امی بے حد صفائی پسند تھیں۔ حضرت اماں جان گھر کی صفائی سلیقہ دیکھ کر بہت خوش ہوتیں۔ گھر میں جو کچھ ہوتا ہماری امی ان کی خدمت میں پیش کر دیتیں اور حضرت اماں جان اس میں سے کچھ نہ کچھ تناول فرمالیتیں۔ امی کے ہاتھ کا کھانا حضرت سیّدہ اماں جان کو بے حد پسند تھا۔ کوئی اچھی چیز پکتی تو ہماری امی ہم بچوں کے ہاتھ حضرت اماں جان کی خدمت میں ضرور بھجواتیں۔ اس طرح ہمیں حضرت سیّدہ اماں جان کے پاس جانے کا موقع ملتا رہتا۔ حضرت اماں جان کی رہائش اس کمرہ میں تھی جہاں بیت الدعا ہے۔ ایک طرف پلنگ اور کمرے کے درمیان میں تخت بچھا ہوتا تھا جس پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اکثر بیٹھے نظر آتے تھے''۔

آپ بیان کیا کرتی تھیں کہ بچپن میں خاندان کے سارے گھروں میں ان کا اور چھوٹے بہن بھائیوں کا آنا جانا تھا۔ سبھی انتہائی پیار کرنے والے وجود تھے۔

غرضیکہ آپ کا بچپن ایک پاکیزہ ماحول اور بابرکت وجودوں کے درمیان گزرا اور اسی پاکیزہ ماحول کا اثر تھا کہ آپ بچپن ہی سے نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور دعائیں کرنے والی وجود تھیں۔ والدین کی اعلیٰ تربیت میں ان تمام اخلاق میں نمایاں نکھار پیدا کر دیا تھا۔

ابتدائی تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں حاصل کی۔ آپ کو بچپن ہی سے دینی و دنیاوی علوم سیکھنے کا شوق تھا۔ سکول میں تمام درجوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرتی رہیں۔ مڈل کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ کا شوق دیکھتے ہوئے اور خود اپنی خواہش پر آپ کے والد محترم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب نے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی جاری کردہ دینیات کلاس میں داخلہ دلوادیا جس کا کورس تین سال میں مکمل ہوا۔ اس دینیات کلاس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے فرسٹ پوزیشن حاصل کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے گولڈ میڈل حاصل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ یہ دینیات کلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین کے لیے جاری فرمائی تھی۔

دینیات کلاس مکمل کرنے کے بعد آپ نے میٹرک کا امتحان دیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت اماں جان کی دعاؤں کے طفیل پنجاب یونیورسٹی میں صوبہ بھر میں اول پوزیشن حاصل کی اور آپ کو پنجاب یونیورسٹی سے مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے وظیفہ اور گولڈ میڈل دیا گیا۔

آپ بیان کرتی تھیں کہ دینیات کلاس ختم کرنے کے بعد آپ نے ایک سال میں میٹرک کا امتحان دینا تھا۔ نصاب کافی زیادہ تھا دو سال کا کورس چند ماہ میں پڑھ کر امتحان کی تیاری کرنی تھی۔ گھر پر بھی مصروفیت کی وجہ سے زیادہ پڑھنے کا وقت نہ ملتا تھا۔ امتحان میں چند دن باقی رہ گئے تو آپ بے حد فکرمند ہوئیں دل میں خیال آیا کہ اس سال امتحان نہ دوں لیکن ساتھ ہی خیال آیا کہ حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کروں اس وقت آپ کے والد محترم حضور کی دوائی بنا رہے تھے، آپ قریب جا کر کھڑی ہوگئیں اور آپ کے والد سمجھ گئے کہ آج سلیمہ چاہتی ہے کہ وہ حضور کی خدمت میں دوائی لے کر جائے چنانچہ آپ کے والد محترم نے آپ کو دوائی دے کر حضور کی خدمت میں بھیجا۔ آپ جاتے ہوئے اپنا جیومیٹری بکس بھی ساتھ لے گئیں اور حضور سے عرض کی کہ میں نے میٹرک کا امتحان دینے جانا ہے۔ یہ چیزیں آپ کی خدمت میں دعا کی غرض سے لائی ہوں۔ حضور نے وہ تمام چیزیں اور دوائی ہاتھ میں لے لیں اور اندر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ چیزیں واپس لا کر مجھے دے دیں اور فرمایا کہ میں نے دعا کر دی ہے اور پوچھا کہ امتحان کس تاریخ کو ہو رہا ہے۔ آپ بیان کرتی تھیں کہ میں بہت خوش خوش گھر آئی، مجھے بہت اطمینان قلب حاصل ہوا۔ میرا دل یقین سے بھر گیا کہ میرے پرچے اچھے ہو جائیں گے۔

اس طرح حضور کی دعا کے طفیل آپ کو میٹرک میں اعلیٰ کامیابی حاصل ہوئی۔ آپ پہلی احمدی طالبہ تھیں جس کو میٹرک کے امتحان میں صوبہ بھر میں اعلیٰ کامیابی حاصل ہوئی۔ آپ کو مزید تعلیم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا جس کے لیے آپ کی والدہ راضی نہ تھیں کہ بچی کو لاہور بھیج کر تعلیم دلوائی جائے۔ مگر پھر آپ کے شوق کو دیکھتے ہوئے آپ کی والدہ صاحبہ خود لاہور جا کر ہوسٹل کے ماحول کو دیکھ کر آئیں اور آپ کو مزید تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دے دی۔

اس طرح آپ نے انٹر اور بی۔اے اسلامیہ کالج لاہور سے اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا اور اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی اورینٹل (oriental) کالج لاہور سے 1948ء میں عربی میں ایم۔اے کا امتحان پاس کیا اور کچھ عرصہ گورنمنٹ کالج فار وومین ملتان میں بطور لیکچرار کام کیا۔ آپ اپنی تمام تعلیم اور کچھ عرصہ ملازمت کے دوران پردے کی بے حد پابند رہیں۔

آپ کو طالب علمی کے زمانہ سے ہی جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ 1945ء تا 1947ء طالب علمی کے زمانے میں قادیان محلّہ دارالانوار کی سیکرٹری تعلیم رہیں۔ جہاں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی بیگم صدر تھیں۔ اس دوران 1946ء کے انتخابات کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایات پر بیگم شاہنواز صاحبہ کے ساتھ اپنے حلقہ میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ انتخابات کے سلسلہ میں ووٹرز کو ووٹ ڈالنے کی ٹریننگ دی اور ان کی لسٹیں تیار کرنے کا کام کروایا اور کامیاب پولنگ کروائی۔ اس موقع پر حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کامیاب ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بے حد خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اسی طرح 1949ء میں ربوہ کے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کو مستورات کی حاضری کی ڈیوٹی کرنے کی توفیق ملی اور دیگر جلسہ سالانہ قادیان اور ربوہ میں مختلف ڈیوٹیاں سرانجام دینے کی توفیق ملتی رہی۔ آپ بیان کرتی تھیں کہ ''قادیان میں جلسوں کے دوران ڈیوٹی دیتے ہوئے زیادہ تر وقت کھڑے کھڑے گزرتا مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر سننے میں ہم اتنے محو ہو جاتے کہ وقت کا پتہ ہی نہ چلتا۔ سخت سردی کے باوجود لوگ انتہائی خاموشی سے گھنٹوں بیٹھے رہتے اور حضور کا خطاب سنتے تھے''۔

آپ کو دینی علم بھی کافی حاصل تھا۔ قرآن شریف باترجمہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ بخاری شریف بھی باترجمہ پڑھی۔ تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت سے بے حد واقفیت تھی۔ حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ زبانی باترجمہ یاد تھا۔ حضرت مسیح موعود اور سلسلہ کی کتب ہمیشہ زیر مطالعہ رہتیں۔ الفضل باقاعدگی کے ساتھ پڑھتیں اور ہمیں بھی پڑھنے کی تاکید کرتیں۔ خطبات خلفاء پابندی کے ساتھ سنتیں۔ MTA کا اجراء ہوا تو بے حد شوق اور لگن سے پروگرام دیکھتیں اور دوسروں کو بھی اس سے فائدہ اٹھانے کی نصیحت کرتیں۔ رمضان کے مہینہ میں MTA پر درس سننے کا انتظام بھی ہوتا۔

دینی علم کے ساتھ ساتھ آپ کا دنیاوی علم بھی بے حد وسیع تھا۔ سیاست پر بھی گہری نظر رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی حافظہ سے نوازا تھا۔ پرانے واقعات بھی بہت اچھی طرح یاد تھے۔ آپ کی شادی کے بعد جب خاندان حضرت مسیح موعود کی خواتین مبارکہ سندھ تشریف لاتیں تو

آپ سے بھی اکثر ملاقات کرتیں اور پرانی باتیں اور بچپن کی یادیں تازہ ہوتیں ۔ آپ کو ہر واقعہ بہت اچھی طرح یاد ہوتا اور پوری طرح بیان کرتی تھیں ۔ جماعتی واقعات بھی صحیح یاد تھے۔ آپا طاہرہ صدیقہ نے کیا خوب آپ کے بارہ میں کہا کہ ’’وہ تو چلتی پھرتی لائبریری تھیں۔ ہر واقعہ ان کو اچھی طرح یاد ہوتا اور بہت اچھا بیان کرتی تھیں‘‘۔

شادی اور عائلی زندگی

آپ کی شادی بھی ایک بابرکت شادی تھی جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت سیّدہ مہر آپا کے ارشاد پر مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب سے 1950ء میں ہوئی۔ ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب نے 1949ء میں حضور کے ارشاد کے مطابق میرپورخاص سندھ میں رہائش اختیار کی۔ 1950ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سندھ کی سٹیٹس کے دورہ پر تشریف لائے تو ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی نے اپنے غریب خانہ پر حضور کی دعوت کا اہتمام کیا۔ اس وقت حضرت سیّدہ مہر آپا حضور انور کے ہمراہ تھیں۔ اس موقع پر انہیں معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ حضرت سیّدہ مہر آپا نے ربوہ واپس جاتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں سلیمہ بیگم کا رشتہ ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی سے تجویز کیا، حضور نے بھی اسے بے حد پسند فرمایا اور آپ کے والد محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب سے فرمایا کہ ’’میں نے استخارہ کرلیا ہے، سلیمہ کی شادی ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب سے کردیں‘‘۔ اس طرح آپ کی شادی نہایت بابرکت ثابت ہوئی۔ آپ کی بری بھی حضرت سیّدہ مہر آپا نے خود تیار کروائی کیونکہ ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی اس وقت اکیلے ہی حیدرآباد دکن سے ہجرت کرکے پاکستان آئے تھے۔ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔ والد کی وفات کے بعد آپ کے چچا عبدالقادر صدیقی کی زیر کفالت پرورش پائی اور عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن سے MBBS کی تعلیم حاصل کی۔ پارٹیشن کے موقع پر اپنے چچا کی ہدایت کے مطابق ہی پاکستان تشریف لائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے حالات بیان کئے تو حضور نے آپ کو میرپورخاص سندھ جانے کا مشورہ دیا اور فرمایا ’’میرپورخاص جاکر سیٹل ہوجائیں وہاں ہماری زمینیں ہیں احمدی آباد ہیں، آپ کو ان کا تعاون اور انہیں آپ کا تعاون حاصل رہے گا‘‘۔

1950ء کی مشاورت کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کا نکاح پڑھایا اور رخصتی نومبر 1950ء میں ہوئی۔ اس طرح سلیمہ بیگم صاحبہ 1950ء میں سندھ آگئیں اور تاحیات وہیں رہیں۔ آپ نے نصف صدی سے زیادہ کا عرصہ میرپورخاص سندھ میں گزارا۔ آپ ایک مثالی بیوی، مثالی ماں، مثالی ساس اور مثالی صدر تھیں۔ تمام ذمہ داریوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احسن طریق پر نبھایا۔ ایک لمبا عرصہ اپنے شوہر کے ہمراہ جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ 37 سال تک میرپورخاص شہر کی صدر لجنہ اماء اللہ رہیں۔ آپ کے شوہر ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب کو بھی ایک لمبا عرصہ بحیثیت امیر ضلع میرپورخاص وتھر اور حیدرآباد ڈویژن خدمت کی توفیق ملی۔ آپ اپنے شوہر کے کاموں میں بھی ان کی معاون اور مددگار رہیں۔

ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی شہادت کے موقع پر 12 ستمبر 2008ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا: ’’ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کی والدہ بھی حیات ہیں ان کا نام سلیمہ بیگم ہے، نیک تہجد گزار، دعائیں کرنے والی خاتون ہیں۔ 37 برس صدر لجنہ میرپورخاص کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ لجنہ کی تربیت میں ان کا بھی کردار ہے‘‘۔

آپ سوشل کاموں میں بھی حصہ لیا کرتی تھیں اور شہر کی معزز خواتین میں مقبول تھیں۔ Apwa تنظیم کی ایک لمبے عرصہ تک ممبر رہیں اور بحیثیت جنرل سیکرٹری اپوا کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ بچیوں کے انڈسٹریل ہوم کی بھی انچارج رہیں۔

میرپورخاص میں سکولوں کی Debates کے موقع پر آپ کو جج مقرر کیا جاتا۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان کی میرپورخاص آمد پر اپنے ذمہ تمام کام خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔ ہر موقع پر اپنے پردے کے معیار کو ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے بہترین رکھا۔ ضرورتمند خواتین کی ہر ممکن مدد کرتیں اور مشوروں سے نوازتیں۔

آپ کے شوہر بھی ایک مثالی انسان تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر آپ میرپورخاص تشریف لائے اور حضور کی دعاؤں، محنت اور اخلاق فاضلہ کے طفیل آپ کی علاقہ میں بے حد شہرت قائم ہوئی اور آپ ایک کامیاب ڈاکٹر اور کامیاب امیر ضلع ثابت ہوئے۔ ہر دم خدمت انسانیت اور جماعت کی خدمت میں مصروف رہے۔ خلفاء عظام کے ساتھ آپ کی بے پناہ عقیدت تھی۔ اپنے امام کے ہر حکم پر لبیک کہنا آپ کا وصف تھا۔ غریبوں اور خاص طور پر احمدی بہن بھائیوں کا مفت علاج کرتے اور احمدی نوجوان کی تربیت کا خاص خیال رکھتے۔

سلیمہ بیگم اور ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب دونوں میاں بیوی صبر و استقلال کے پیکر تھے۔ شادی کے بعد کافی عرصہ تک کوئی اولاد نہ ہوئی تو کئی لوگوں نے آپ کے شوہر کو یہ بھی مشورہ دیا کہ ڈاکٹر صاحب دوسری شادی کرلیں لیکن آپ کے شوہر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اگر اولاد دینی ہے تو اسی بیوی سے دے گا، میں بلاوجہ اس کو تکلیف نہیں دینا چاہتا۔ چنانچہ شادی کے ساڑھے گیارہ سال بعد انہیں خوش بخت فرزند عطا ہوا جس کو اللہ تعالیٰ نے شہادت جیسی عظیم قربانی کے لیے چن لیا۔ خلفاء سلسلہ کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے، افراد خاندان مسیح موعود، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحب اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب اس خاندان کے لیے ہمیشہ دعا گو رہے۔ ایک واقعہ ہمارے عزیز منصور احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب وہ چھوٹے تھے۔ ایک دن ہماری دادی جان فاطمہ امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب نے مجھے تانگہ لانے کے لیے کہا کہ ہم نے مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے گھر جانا ہے، میں فوراً تانگہ لے آیا اور ہم حضرت مولانا راجیکی صاحب کے گھر گئے۔ آپ چارپائی پر بیٹھے تھے، یہ تو معلوم نہیں کہ دادی جان نے کیا بات کی مگر یہ دیکھا کہ مولانا صاحب نے فوراً اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا شروع کردی، اس کے بعد ہم اسی تانگہ میں گھر واپس آگئے۔

میری شادی کے بعد جن دنوں ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی اپنی تعلیم کے سلسلہ میں امریکہ میں مقیم تھے۔ ہم عید کی نماز پڑھنے کے لیے واشنگٹن امریکہ کی بیت الرحمان گئے۔ وہاں ایک احمدی خاتون سے ملاقات ہوئی جن کا تعلق سندھ سے تھا۔ تعارف ہونے پر مجھے کہنے لگیں کہ کیا تمہیں پتہ ہے کہ تمہارے شوہر ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کے لیے کتنی دعائیں ہوئی ہیں۔ ان کی پیدائش کے سلسلہ میں بہت دعائیں ہوئی ہیں۔ یقیناً یہ بات درست تھی کہ آپ کی پیدائش دعاؤں ہی کا ایک اعجاز تھی۔

عبدالمنان اگرچہ میری پھوپھی جان کے اکلوتے بیٹے تھے آپ دونوں میاں بیوی نے کبھی انہیں بے جا لاڈ پیار نہیں کیا اور نہ کبھی کسی قسم کی بڑائی کا احساس ہونے دیا۔ بہترین رنگ میں آپ کی تربیت کی جس کی وجہ سے سادگی اور عاجزی ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کا نمایاں وصف تھی، جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی فرمایا: ’’عاجزی انتہا کی حد تک تھی۔ کوئی زعم نہیں تھا کہ میں امریکہ سے پڑھا ہوا ہوں، ہسپتال کا مالک ہوں، ضلع کا امیر ہوں، مرکزی کمیٹیوں کا ممبر ہوں، تو کسی بھی قسم کا فخر نہیں تھا‘‘۔

بیٹے کی شہادت کے بعد سلیمہ بیگم صاحبہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی تربیت کا کوئی خاص اصول اپنایا تھا۔ تو آپ نے بتایا کہ بچپن میں میں اس پر بہت زیادہ درود شریف پڑھ کر پھونکتی تھی اور دعاؤں سے کام لیتی تھی، بے جا روک ٹوک کرنا مجھے پسند نہ تھا۔ بڑے ہوکر ڈاکٹر بنا تو ہمیشہ یہ دعا کرتی تھی کہ ’’اے اللہ اس کے ہاتھ میں شفاء رکھ دے‘‘۔

سلیمہ بیگم کی چھوٹی بہن نعیمہ بیگم جب اپنے خانگی حالات کی وجہ سے میرپورخاص آگئیں تو ان کے دو بچے چھوٹی عمر سے ہی عبدالمنان صدیقی کے ہمراہ بڑے ہوئے۔ دونوں میاں بیوی نے ان کو اپنے بچوں کی طرح گلے سے لگایا۔ اپنے بیٹے کی طرح ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھا۔ اپنے بیٹے کے لیے سلیمہ بیگم اور ان کے شوہر ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی کی شدید خواہش تھی کہ وہ بڑا ہوکر کامیاب ڈاکٹر بنے اور خدمت دین کے ساتھ خدمت خلق کا حق ادا کرے۔ پاکستان میں MBBS کرانے کے بعد اپنی کمزور صحت کے باوجود ان کو امریکہ بھجوا کر اعلیٰ تعلیم دلوائی اور ہمیشہ اس بات کی طرف توجہ دلاتے رہے کہ تعلیم مکمل کرکے واپس میرپورخاص آکر خدمت کرنی ہے جہاں حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر آکر بیٹھے ہیں۔ اسی میں برکت ہے۔ کلینک کو ہسپتال بنانے کے منصوبے سوچے جاتے کہ کس طرح غریب نادار لوگوں کو وہ سہولیات میرپورخاص میں ہی میسر آجائیں جو اندرون سندھ دور دراز علاقوں سے آتے تھے اور بعض دفعہ انہیں کراچی، حیدرآباد بھیجنا پڑتا تھا جو کہ بعض مریضوں کے لیے ایک ناممکن سی بات ہوتی۔

میری شادی 1988ء میں ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی سے ہوئی۔ آپ شادی کے فوراً بعد ہاؤس جاب مکمل کرکے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے امریکہ چلے گئے۔ جہاں پہلے سال میں الٹراساؤنڈ کی ٹریننگ حاصل کی اور میرپورخاص میں اپنے والد کے کلینک میں الٹراساؤنڈ کی مشین نصب کی اور اس کے لیے لیڈی ڈاکٹر کا انتظام بھی کیا۔ اس طرح مریضوں کو الٹراساؤنڈ کی سہولت میسر آگئی۔ بعد میں ECFMG کا امتحان پاس کرکے 1995ء تک امریکہ میں انٹرنل میڈیسن کی تعلیم مکمل کی اور کارڈیالوجی کی بھی کچھ ٹریننگ حاصل کی۔ تعلیم کے حصول کے دوران میں اکثر ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کے والدین یعنی اپنے سسرال میں رہتی کیونکہ دونوں کی صحت کمزور تھی۔ اپنی کمزوری صحت کے باوجود دونوں میاں بیوی نے یہ عرصہ انتہائی صبر وہمت سے گزارا اور بیٹے کی تعلیم مکمل کروائی۔ اللہ تعالیٰ پر بے حد توکل کرنے والے اور دعاؤں سے مدد مانگنے والے وجود تھے۔ اس عرصہ کے دوران میں نے انہیں کبھی بے جا گھبراہٹ یا بے صبری میں نہیں دیکھا۔

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

’’گُٹکا‘‘ کے انسانی صحت پر مہلک اثرات

س: گُٹکا کیا ہے؟

ج؛ گُٹکا جسے گُٹکھا بھی کہا جاتا ہے ،ایک ہربل مکسچر ہے جس میں تمباکو ،چونا سپاری (چھالیا)، کتھا ،مٹی کا تیل ،میٹھا یا چٹپٹا فلیور شامل ہوتے ہیں ۔ یہ زیادہ تر انڈیا میں بنایا جاتا ہے اور دوسرے چند ممالک میں بھیجا جاتا ہے ۔ یہ ایک محرک شے ہے اور اسے انڈیا میں چھوٹے پیکٹوں میں بیچا جاتا ہے اس کی ایک پیکٹ کی قیمت انڈیا میں 1 روپے سے لے کر 6 روپے تک ہوتی ہے۔ جبکہ پاکستان میں اس کی قیمت 2 سے 12 روپے تک ہے ۔اسے چبانے والے تمباکو کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ منہ کا کینسر اور دیگر اس نوع کے عوارض پیدا کرتا ہے۔

س: گُٹکا کے خواص کیا ہیں؟

ج: گُٹکا پاؤڈر کی طرح کا بھی ہوسکتا ہے اور دانے دار یا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی صورت میں بھی دستیاب ہوتا ہے ۔اس کا رنگ قدرے بھورا اور سفید ہوسکتا ہے ۔استعمال کرنے کے کچھ ہی دیر بعد یہ جذب ہونا شروع ہوجاتا ہے اور لال (سرخ) رنگ میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ یہ کبھی کبھار تمباکو سے زیادہ تیز ہوسکتا ہے۔

عام طور پر گٹکا پاوڈر کی شکل میں دستیاب ہوتا ہے ۔اس کو منہ میں ڈال کر چبایا جاتا ہے اور پھر تھوک دیا جاتا ہے۔ چھالیا اور پان کی طرح یہ بھی ہونٹوں ،زبان اور دانتو ں پر نشان یا داغ ڈالنے کی صلاحیت رکھتا ہے ۔اس کے علاوہ جب لوگ اسے تھوکتے ہیں تو یہ گلیوں اور بازاروں میں بھی اپنے نشان چھوڑتا چلا جاتا ہے اور واضح نظر آتا ہے۔ گٹکا شدید نشہ آور ہے،اور اس میں موجود تمباکو منہ اور گلے کا کینسر پیدا کرتا ہے۔

س: امیر اس کا زیادہ استعمال کرتے ہیں یا غریب؟

ج: گٹکا کا استعمال عموماً کم عمری سے ہی شروع کردیا جاتا ہے ۔اس کا فلیور اچھا ہونے ،آسانی سے دستیابی اور سستا ہونے کی بناء پر یہ غریبوں کے بچوں میں زیادہ مشہور ہے۔

س: کیا چھوٹی عمر کے بچے بھی اس کا استعمال کرتے ہیں؟

ج: 2008ء میں تقریباً پانچ ملین بچے جن کی عمر 15 سال سے کم تھی ،اس بدعادت میں مبتلا اور اس کے نشہ میں دبے نظر آئے۔

ایک سروے کے مطابق اتر پردیش اور مدھیا پردیش میں 16 فیصد بچے اس کے استعمال کے باعث منہ کے کینسر میں مبتلا پائے گئے۔

س: گٹکا بنانے اور بیچنے والے کیا کیا دھوکے دے کر غریب عوام کو پھانستے ہیں؟

ج: اکثر اوقات کئی دکاندار لوگوں کو گٹکا کے اثرات کے بارے میں بالکل غلط بتاتے ہیں اور یہاں تک کہ گٹکا جن پیکٹوں میں بند ہوتا ہے ان پر یہ لکھا ہوتا ہے کہ اس میں تمباکو موجود نہیں یا یہ چاکلیٹ فلیور ہے یا پھر کہ یہ سانس کو تروتازہ کرنے کے لئے ہے۔

س: چند لوگ سگریٹ چھوڑنے کیلئے بھی اس کا استعمال کرتے ہیں؟ کیا یہ بات درست ہے؟

ج: چند لوگ سگریٹ نہ ملنے پر اس کا استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سگریٹ کا نشہ پورا کرتی ہے۔ جبکہ کچھ لوگوں کے مطابق یہ سگریٹ کا نشہ چھڑانے کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے: ’’آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا‘‘۔

کئی افراد تو سگریٹ کا نشہ چھوڑنے کیلئے اس کا استعمال کرتے ہیں اور ان دونوں کے نشہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور ان دونوں کو استعما ل کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔

س: گٹکا میں موجود کتھا کیا کام کرتا ہے؟

ج: گٹکا میں کتھا اور چونا موجود ہوتا ہے ،یہ اس لئے ڈالا جاتا ہے کہ گٹکا چبانے پر ری ایکشن تیزی سے ہو سکے اور گٹکا میں موجود غیر نامیاتی مرکبات جسم میں داخل ہوکر زیادہ اور قوی اثرات مرتب کرسکیں۔

س: گٹکا میں ذائقہ بنانے کے لئے اس میں کیا ڈالا جاتا ہے؟

ج: گٹکا کو مرچوں یا مٹھاس کے ساتھ پیسا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا ذائقہ کڑوا ،گرم یا میٹھا ہوجاتا ہے۔

س: کن لوگوں میں گٹکا کی عادت زیادہ پھیل جاتی ہے؟

ج: گٹکا ایک محرک شے ہے ،یہ نوجوانوں طالب علموں، بچوں، شفٹیں لگانے والے مزدوروں اور زیادہ رات تک فضول جاگنے والوں کے علاوہ بُرے دوستوں کے ساتھ پھرنے والوں میں زیادہ عام دیکھا گیا ہے۔

س: زیادہ تر بازاروں میں ملنے والا گٹکا میٹھا ہوتا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

ج: گٹکا میں میٹھے فلیورز ڈالے جاتے ہیں تاکہ یہ بچوں کی توجہ جذب کرسکیں۔ اور بچے اس کی کشش سے کھنچے چلے آئیں اور اس کا استعمال شروع کردیں۔

س: کیا گٹکا کو صحت کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بنایا جاتا ہے؟

ج: قطعاً نہیں! جہاں یہ خود انسانی صحت کے لئے خراب ہے اتنا ہی اس کو بنانے کا طریقہ بھی خراب ہے ۔گندے برتنوں میں اشیاء کو گرم کیا جاتا ہے، ملایا جاتا ہے اور گندے ہاتھوں سے اسے بنایا جاتا ہے۔ کئی ٹی وی چینل بھی حقیقت سے پردہ اُٹھاتے پائے گئے ہیں اور گٹکا بنانے کی وڈیوز بھی ٹی وی پر نشر کی جاچکی ہیں تاکہ لوگ اس سے آگاہی حاصل کریں اور زہر سے بچیں۔

س: کئی حکومتیں اور ریاستیں اس کا استعمال بند کرانا چاہتی ہیں اسی لئے وہ اس پر بھاری ٹیکس لگاتی ہیں۔ یہ کیسا ہے؟

ج: یہ سب حکومتوں اور ریاستوں کی سازش ہوتی ہے ایک رپورٹ کے مطابق گٹکا ایک رجسٹرڈ پراڈکٹ کے تحت منگوایا جاتا ہے اور اس پر بھاری ٹیکس لگا کر یہ کہا جاتا ہے ہم اس کا استعمال بند کرانا چاہتے ہیں ۔یہ سب پیسہ کمانے کا طریقہ ہے ۔ یہاں توجہ طلب بات یہ ہے کہ اگر اس کا استعمال بند کرانا مقصد ہے تو اس کی رجسٹریشن کیوں کی جاتی ہے۔ اور دیگر ممالک کی طرح اس پر بین کیوں نہیں لگایا جاتا ہے۔

ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اکثر دکانوں پر گٹکا کی دستیابی کی ایک بڑی وجہ حکومت ہوتی ہے ۔اور ٹیکس لگا کر خزانہ بھرنے کے علاوہ حکومتوں کا کوئی مقصد نہیں ہوتا۔

س: کیا گٹکا نشہ آور ہے؟

ج: جی ہاں! گٹکا نشہ آور ثابت ہوتا ہے۔ جب اس کا استعمال شروع کردیا جائے تو ایک عرصہ کے بعد اس کو چھوڑنا انتہائی مشکل ہوجاتا ہے۔

س: کیا یہ کینسر پیدا کرسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! اس کا استعمال کرنے سے مختلف اعضاء کا کینسر پیدا ہوسکتا ہے۔

1۔کینسر پیدا کرنے والے اثرات!

گٹکے کا سب سے زیادہ خطرناک و بداثر یہ ہے کہ یہ کینسر پیدا کرسکتا ہے ۔اس کا دیر تک استعمال کرنے سے انسان کینسر کے نزدیک تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ National Institutes of Health کی رپورٹ کے مطابق گٹکے میں موجود چھالیا ،مسوڑھوں ،منہ ،گلا پھیپھڑوں ،جگر، معدہ، غدودوں اور خوراک کی نالی کا کینسر پیدا ہو جانے کے خطرات کو بڑھا دیتی ہے ۔گٹکے میں موجود ایسے غیر نامیاتی مرکبات جو کینسر پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، وہ اور بھی زیادہ خطرناک ہوسکتے ہیں ۔اس پر تمباکو اور چونا، سونے پر سہاگے کا کام دکھاتے ہیں ۔تاہم جن لوگوں میں گٹکا کے باعث کینسر پیدا ہوا ہے ان پر تحقیق کر کے یہ بات سامنے آئی ہے کہ گٹکے کا باقاعدگی سے استعمال کرنے سے کینسر پیدا ہوجاتا ہے مگر کبھی کبھار استعمال کرنے سے کینسر نہیں پھیلتا، جبکہ کبھی کبھار استعمال کرنے والا اس سے پیدا ہونے والے دیگر بداثرات سے ہرگز محفوظ نہیں رہا جاسکتا۔

2۔دماغ پر گٹکے کے اثرات!

تھوڑی مقدار میں سپاری کا استعما ل ،کافی (Coffee) یا تمباکو چبانے سے ہونے والے دماغی بداثرات، سے زیادہ بداثرات پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے ۔اور زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے یہ کوکین کی طرح کے اثرات پیدا کرنے کی اہلیت کا حامل ہوتا ہے۔

گٹکے کے استعما ل سے پیدا ہونے والے دماغی اثرات درج ذیل ہیں۔

1۔بھول جانا۔

2۔کنفیوژن (Confusion)

(یعنی وقت ،جگہ کا احساس نہ ہونا اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت کا جاتے رہنا)

3۔خوشی کی کیفیت کا طاری ہوجانا۔

4۔دماغ پر دباؤ پیدا ہوجانا۔

5۔زیادہ استعمال سے دماغ پر اس کا نشہ شدت سے پیدا ہوجانا۔

3۔دل وشرائین پر گٹکے کے اثرات!

دیگر محرکات کی طرح گٹکا بھی دل وشرائین کے نظام پر غلط اثرات مرتب کرتا ہے۔ National Institute of Health نے محتاط کیا ہے کہ گٹکے میں موجود چھالیا بلڈ پریشر کو اچانک بڑھا سکتی ہے ۔اس کے علاوہ دیگر ان چاہے بداثرات پیدا کرسکتی ہے جن میں دوران سر نظر کا دھندلا جانا، اختلاج قلب ،اور دل کی دھڑکن میں بے قاعدگی عام پائے گئے ہیں ۔درج بالا اثرات گٹکے کا طویل عرصہ اور مختصر عرصہ دونوں طرح استعمال کرنے والوں میں عام دیکھے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ گٹکا کئی طرح کے اور اثرات بھی انسانی جسم پر پیدا کرتا ہے جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

1۔ چھاتی کے درد کا بڑھ جانا۔

2۔ہارٹ اٹیک

3۔فالج

4۔معدہ وامعاء پر اثرات!

گٹکا معدہ وامعاء پر درج ذیل اثرات مرتب کرسکتا ہے۔

1۔متلی

2۔قے

3۔تیزابیت

4۔معدہ کے السر

5۔دردشکم

6۔اسہال

7۔بلیڈر پر کنٹرول نہ ہونا / بڑی آنت پر کنٹرول نہ رہنا۔

8۔جسم سے پانی کا ختم ہوجانا اور انسان کا موت کے قریب پہنچ جانا۔

معدہ وامعاء پر اس کے اثرات کئی گھنٹوں ، دنوں، یاپھر یہاں تک کہ ہفتوں تک بھی رہ سکتے ہیں۔

س: گٹکا کے بارے میں شبہات کیا ہیں؟

ج: گٹکا ہر ایک کیلئے مضر ہے مگر چند افراد میں اس کا استعمال جان لیوا ثابت ہوسکتا ہے۔مگر درج ذیل افراد کو اس کا استعمال کرنے میں خصوصی احتیاط برتنی چاہئے اور ہرگز اس کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

1۔وہ افراد جو سگریٹ نوشی کرتے ہوں۔

2۔وہ افراد جن کو پہلے کبھی دل کی کوئی بیماری رہی ہو۔

3۔ایسے افراد جن میں جگر یا گردوں کے عوارض موجود ہوں۔

4۔ایسے افراد جن کو ذیابیطس کے مرض نے اپنے گرد لپیٹا ہوا ہو ان کو بھی گٹکا استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ خون میں موجود شوگر پر اثر انداز ہو کر زندگی ختم کردینے والی علامات پیدا کرسکتا ہے۔

5۔18 سال سے کم عمر بچے۔

6۔حاملہ یا دودھ پلانے والی عورتیں اس کا استعمال ہرگز نہ کریں۔

س: کیا پاکستان میں گٹکا استعمال کیا جاتا ہے؟

ج: جی ہاں! پاکستان میں گٹکا بڑی مقدار میں استعمال ہوتا ہے۔ اخبار میں چھپنے والی ایک رپورٹ کے مطابق صرف کراچی میں تقریباً 45,000 کلوگرام (1125 من) گٹکا یومیہ جبکہ سالانہ 5,40,000 کلوگرام (13500 من) بیچا جاتا ہے۔اس رپورٹ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ گٹکا ہمارے ملک میں کتنا عام ہے۔

س: پاکستان کی گورنمنٹ کا گٹکا کے استعمال درآمد میں کیا کردار ہے؟

ج: اخبار میں چھپنے والی رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ حکومت باہر کے ملکوں سے گٹکا منگوانے کی اجازت دیتی ہے کیونکہ اس کی فروخت پر لگنے والا ٹیکس بہت زیادہ ہے۔اس کے علاوہ یہ انڈیا اور انڈونیشیا جیسے ممالک سے آنے والی اشیاء میں ایک اہم شے ہے۔

س: گٹکا بنانے والوں پر کوئی ایکشن کیوں نہیں لیا جاتا؟

ج: اس خبر میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ گٹکا بنانے والوں پر ابھی تک کوئی ایکشن نہیں لیا گیا کیونکہ بنانے والے بہت طاقتور لوگ ہوتے ہیں اور وہ اپنی طاقت کے بل بوتے پر اپنے خلاف اُٹھنے والی ہر تحریک کو روک دیتے ہیں۔

س: کیا گٹکا میں میٹھا ڈون بھی پائی جاتی ہے؟

ج: کراچی یونیورسٹی کے ایک ڈیپارٹمنٹ (Department of Microbiology) نے پچھلے سال مختلف اقسام کے گٹکے لے کر ان پر تحقیق کی اور دیکھا کہ 32 مختلف اقسام کے گٹکوں میں منشیات شامل ہیں۔اس تحقیق میں ایک بات یہ سامنے آئی کہ 18 اقسام میں Fungus بھی پائی گئی اور کئی اقسام میں میٹھا ڈون، جو کہ افیون سے اخذ کردہ کیمیکل ہے، بھی پایا گیا۔

س: گٹکے کو بنانے والے اس کی فروخت بڑھانے کے لئے کیا کرتے ہیں؟

ج: گٹکے کو بیچنے کے لئے اس کو بنانے والے کئی طرح کی ترکیبیں لڑاتے ہیں۔وہ گٹکے کے پیکٹوں کو دیدہ زیب ودلکش بناتے ہیں۔ان پیکٹوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں جو لوگوں کی توجہ جذب کرتے ہیں اس کے علاوہ مشہور شخصیات کو اس کی تشہیر کے لئے منتخب کرتے ہیں تاکہ لوگ اسے اچھا سمجھ کر استعمال کرنا شروع کردیں۔

س: گٹکا کے استعمال پر ڈاکٹرز کی کیا رائے ہے؟ اور ان کا گٹکے کے بارے میں کیا کہنا ہے؟

ج: پاکستان انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز ہاسپٹل کے ایک ڈاکٹر نے بتایا کہ چھالیا، سپاری اور گٹکا، منہ، گلے اور جگر کا کینسر پھیلانے کا بڑا ذریعہ ہے۔ڈاکٹرز کے مطابق یہ پھیپھڑوں، منہ اور، گلے کا کینسر پیدا کرنے کے علاوہ گردوں، بلیڈر اور دیگر اعضاء پر سخت عوارض لاحق کرتا ہے۔ان بیماریوں میں لاحق 85 فیصد تک لوگ گٹکا، چھالیا اور سپاری وغیرہ کا استعمال کرتے پائے گئے۔ ڈاکٹر زکی رائے ہے کہ گٹکا جیسی اشیاء پر حکومت کو بین لگانا چاہئے تاکہ لوگ اس کے جان لیوا اثرات سے بچ سکیں۔کئی ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ بچوں میں اس کی آگاہی کو عام بنایا جائے وزارت صحت کو چاہئے کہ ایسے پروگرامز متعارف کرائے جن کے تحت بچے اور نوجوان نسل، سپاری اور گٹکے کے منفی اثرات سے بآسانی آگاہی حاصل کرلیں اور اس کے استعمال سے خوف کھائیں۔

س: ایسے والدین جن کے بچے اس بدعادت میں مبتلا ہیں ان کا کیا کہنا ہے۔نیز ان بچوں کے اساتذہ کی ان بچوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟

ج: Daily Times اخبار نے ایک سروے کیا۔اس سروے سے پتہ لگا کہ طالب علموں میں خصوصاً ان اشیاء کا استعمال عام ہے۔ایسے طالب علم جو گٹکا یا چھالیا وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں، انکے والدین اور اساتذہ ہمیشہ یہ شکوہ کرتے آئے ہیں کہ ایسے طالب علم پڑھائی میں توجہ نہیں دیتے۔سکول میں ہونے والی کھیلوں میں حصہ نہیں لیتے، نیز دیگر غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی کم ہی حصہ لیتے ہیں۔وہ ہوم ورک یا تو کرتے ہی نہیں اور اگر کرتے ہیں تو ایک دو لفظ سے زیادہ نہیں۔اساتذہ کا کہنا ہے کہ ایسے طالب علم جو ان اشیاء کا استعمال کرتے ہیں وہ ٹھیک طرح کلاس میں نہیں بیٹھتے اور پوری توجہ سے لیکچر نہیں سنتے۔

س: گٹکا کو عموماً کس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔؟

ج: عموماً گٹکے کی تھوڑی سی مقدار کو منہ میں مسوڑوں اور گال کے درمیان، نسوار کی طرح رکھا جاتا ہے۔پھر اسے چوسا جاتا ہے یا چبا کر استعمال کیا جاتا ہے اس سے خارج ہونے والا پانی جب تھوک کے ساتھ ملتا ہے تو اسے تھوک دیا جاتا ہے یا پھر نگل لیا جاتا ہے۔

س: گٹکے کے اثرات کیا ہیں؟

ج: گٹکا میں موجود اجزاء انتہائی خطرناک ہوتے ہیں۔اس کا طویل المدت استعمال کرنے سے منہ کے ایسے عوارض پیدا ہوجاتے ہیں جس میں مریض کے لئے منہ کھولنا بھی انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔یہ غدودوں کا کینسر پیدا کرتا ہے اور اس کے شدید اثرات میں دمہ جیسے عوارض شامل ہیں۔اس کے علاوہ جو لوگ اس کا استعمال کرتے ہیں ان کی سانس میں سے سیٹی کی آواز بھی آتی ہے اور ان میں دمہ جیسے عوارض جنم لیتے ہیں۔گٹکا میں موجود کیمیکلز جلد کو رنگنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔اس کے علاوہ گٹکا شدید علامات پیدا کرتا ہے جن میں مسلز کا اکڑ جانا، جسم کے مختلف اعضاء کی حرکت میں دشواری، چہرے یا منہ کی ان چاہی حرکات، اور رعشہ وغیرہ شامل ہیں۔چند لوگوں کو گٹکے کا استعمال کرنے پر درج ذیل علامت ظاہر ہوتی ہیں۔

1۔چکر

2۔تھوک کا بڑھ جانا

3۔رونا یا آنسو بہانا

4۔بہت پسینہ آنا

5۔جھٹکے لگنا

6۔بخار

7۔ضبط نہ رہنا (غیر ارادی طور پر پیشاب یا فضلہ کا اخراج ہوجانا)

8۔جنسی اشتعال

س: گٹکا اور چھالیاں کن ممالک میں زیادہ استعمال ہوتے ہیں؟

ج: گٹکا اور چھالیا زیادہ تر جن ممالک میں استعمال ہوتا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

1۔پاکستان

2۔بنگلہ دیش

3۔انڈیا

4۔کمبوڈیا (Cambodia)

5۔چائنا

6۔انڈونیشیا

7۔ملائیشیا (Malaysia)

8۔فلپائن (Philippines)

9۔تائیوان (Taiwan)

10۔تھائی لینڈ (Thailand)

س: پوری دنیا میں کتنے لوگ گٹکا اور چھالیا استعمال کرتے ہیں؟

ج: ایک محتاط اندازے کے مطابق پوری دنیا میں تقریباً چھ 6 کروڑ مرد وخواتین گٹکا اور چھالیا وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔

س: حاملہ عورت میں گٹکا کا استعمال کیا اثر پیدا کرسکتا ہے؟

ج: اگر حاملہ عورت گٹکے کا استعمال کرے تو بوقت ولادت بچے کے وزن کی کمی کا خطرہ انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔

حضرت مصلح موعود کا سفر دمشق

پیشگوئی ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو مبعوث کرے گا جو دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس اتریں گے۔زرد رنگ کا لباس زیب تن کئے ہوں گے۔

(مسلم کتاب الفتن)

حضرت مہدی موعود نے رجب 1311 ہجری مطابق جنوری 1894ء میں اس حدیث کی الہام الٰہی سے یہ تشریح فرمائی کہ عربی لغت میں ''نزیل'' مسافر کو کہتے ہیں اور اس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ مسیح موعود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کا سفر کرے گا۔

(حمامۃ البشریٰ طبع اول ص 37)

اس ابتدائی زمانہ میں جبکہ آپ کی شخصیت پردہ گمنامی میں مستور اور قادیان کی چھوٹی سی بستی بالکل غیر معروف اور جماعت کی تعداد بھی نہایت درجہ قلیل تھی آپ کی بیان فرمودہ یہ توجیہہ بالکل ناممکن الوقوع دکھائی دیتی تھی مگر اس کے تیس سال بعد ایسے غیبی سامان پیدا ہوئے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود اگست 1924ء کے سفر یورپ کے دوران دمشق کے منارہ بیضاء کے ٹھیک مشرق میں واقع ہوٹل میں قیام فرما ہوئے۔ ہوٹل میں حضور کی زیارت کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔اکثر لوگ نہایت احترام کا اظہار کرتے اور آپ کو ''ابن المہدی'' کہہ کر سلام کہتے تھے۔ازاں بعد 1955ء میں آپ کو اپنے اختیار سے نہیں بلکہ ملک بھر کے مشہور ڈاکٹروں کے اصرار پر بغرض علاج دوسری بار یورپ جانا پڑا۔اس سفر میں 30/اپریل کو آپ دمشق پر بذریعہ ہوائی جہاز اترے۔ علم التعبیر کی اصطلاح کے مطابق اس وقت آپ دو زرد چادروں میں ملبوس یعنی بیمار تھے۔الغرض حدیث نبویؐ کی صداقت پر گویا دن چڑھ گیا اور ''نزول دمشق'' کا نشان معنوی اور ظاہری دونوں اعتبار سے پورا ہو گیا۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوف کردگار

مکرم مظفر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ

میرے والد محترم رشید احمد طارق صاحب معلم وقف جدید

آپ خلافت کے عاشق اور کارکنان سلسلہ سے دلی محبت کرنے والے تھے

میرے والد محترم رشید احمد طارق صاحب بفضل اللہ تعالیٰ بہت سی صفات حمیدہ کے مالک تھے۔انہیں اللہ تعالیٰ نے ایسا صاف اور پاک دل دیا ہوا تھا کہ ہر آن آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے قولی اور فعلی طور پر تیار رہتے تھے اور اپنی اولاد کو بھی اسی بات کی تلقین فرماتے تھے۔

والد صاحب میٹرک کرنے کے بعد کراچی کسٹوڈین میں نوکری کرتے تھے کہ حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کا اعلان فرمایا اور اس مقصد کے لئے نوجوانوں کو آگے آکر خدمت دین کرنے کی تلقین فرمائی۔ والد صاحب نے اس موقعہ پر اپنے آپ کو وقف جدید کے لئے پیش کر دیا اور 10 طلباء کی پہلی کلاس میں شمولیت اختیار کر کے معلم وقف جدید بنے اور پھر وقف جدید کے تحت سندھ اور کشمیر کی جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔

آپ بتایا کرتے تھے کہ جب وقف جدید کے لئے پیش کیا تو اس ذمہ داری کی اہمیت کا بہت احساس ہوا اور گھبرایا کہ مجھے تو اپنی کلاسوں میں سبق اچھی طرح یاد نہیں ہوتا تھا۔اب کتب سلسلہ کا مطالعہ کر کے دلائل کو کیسے یاد رکھوں گا اور کیسے واضح کیا کروں گا۔ بتاتے تھے کہ اس مقصد کے لئے چند دن بہت دعا کی تو خواب میں ایک بزرگ تشریف لائے کمرہ روشن ہو گیا اور فرمانے لگے رشید گھبراتے کیوں ہو ہم تمہیں محمد بن قاسم کی جگہ بھیج رہے ہیں۔ابو بتاتے تھے کہ اس کے بعد مجھے تسلی ہو گئی اور پھر جو کتاب بھی پڑھتا تھا وہ دلچسپ لگتی اور اچھی طرح یاد ہو جاتی تھی۔ والد محترم بہت ہی پُر جوش اور نڈر داعی الی اللہ تھے۔ پیغام حق پہنچانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ عام آدمی سے لے کر بڑے بڑے افسروں اور زمینداروں کو بھرپور طریق پر ان کے احترام کو ملحوظ رکھ کر دعوت حق دیتے۔ ہر مقام پر پہلے اپنا جماعتی واضح تعارف کرواتے تھے۔آپ بتایا کرتے تھے کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) جب ناظم ارشاد تھے تو انہوں نے آپ کو یہ ہدایات فرما رکھی تھیں کہ رشید صاحب آپ نے بڑے بڑے زمینداروں اور با اثر لوگوں کو پیغام پہنچایا کرنا ہے جو آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ کرتے رہے۔خدمت دین کا جذبہ آپ کے وجود میں رچا بسا ہوا تھا اور حضرت مصلح موعود کے ان اشعار کو آپ نے حرز جان بنایا ہوا تھا کہ ؎

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو
عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوت (-) نہ ہو

اور سو فیصد سمجھتے تھے کہ خدمت دین کی برکات کے سامنے دنیا و مافیہا ہیچ ہیں۔

ہمارے والد صاحب نے ہم چاروں بھائیوں کو پیدائش سے قبل ہی خدمت دین کے لئے پیش کر دیا تھا۔آپ بتاتے تھے کہ جب پہلی دو بیٹیوں کی پیدائش کے بعد ڈاکٹرز نے کہا کہ مزید اولاد نہیں ہو سکتی تو والدہ صاحبہ کے ہمراہ حضرت خلیفہ ثانی کی خدمت میں بغرض دعا حاضر ہوئے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹے دے گا۔ والد صاحب اور والدہ صاحبہ نے مشورہ کیا کہ تمام بیٹوں کو جماعتی خدمت کے لئے پیش کر دیں گے۔ حضور کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے آپ کو یکے بعد دیگرے 4 بیٹے عطا فرمائے اور والدین نے انہیں وقف کر دیا۔ ہم تین بھائی بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔خاکسار ملتان میں، برادرم مکرم طارق احمد رشید صاحب جزائر فجی میں، مکرم ناصر احمد محمود صاحب بینن مغربی افریقہ میں اور چوتھے بھائی صالح احمد ناصر صاحب دفتر الوصیت ربوہ میں خدمت بجا لا رہے ہیں اور دونوں بہنوں کی شادی بھی والد صاحب نے کارکنان جماعت مکرم مبشر احمد صاحب نظارت مال آمد اور مکرم عبدالحنان صاحب نظارت مال آمد سے کر دی۔

والد صاحب بفضل اللہ تعالیٰ موصی تھے اور تمام چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ سیکرٹری مال تک خود پہنچ کر اپنی تنخواہ میں سے سب سے پہلے کرتے تھے اور ہمیشہ دفتر سے فاضلہ ادائیگی کی خوش کن اطلاع ملتی۔

آپ نماز تہجد کے پابند تھے، نمازیں آخری ایام تک محلّہ کی بیت الذکر میں ادا کرتے اور روزانہ فجر کے بعد گھر کے صحن میں باآواز بلند تفسیر صغیر سے آدھ پون گھنٹہ تلاوت قرآن کریم کرتے اور روزانہ کتب سلسلہ پڑھتے۔ 2010ء میں تین مرتبہ حقیقۃ الوحی کا مطالعہ مکمل کیا اور انصار اللہ کے پرچے ہر مرتبہ کتب کا ازسرنو بغور مطالعہ کر کے پُر کرتے اور کتب سے کئی سطور زبانی یاد کر لیتے اور فرمایا کرتے تھے کہ کتب سلسلہ کو زبانی یاد کر لینا چاہئے بلکہ آپ فرماتے گھوٹ لینا چاہئے۔

والد صاحب کو مرکز سلسلہ سے بے حد محبت و انس تھا۔ بیت یادگار اور بیت مبارک میں ہمیں لے کر جاتے اور نوافل پڑھنے کی تاکید فرماتے کہ مقدس مقامات میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ بہشتی مقبرہ جاتے اور قطعہ خاص کے ایک ایک مزار پر والہانہ دعا کرتے۔ وصیت نمبر ایک کرنے والے بابا حسن صاحب کی قبر پر دعا کرتے اور بزرگان سلسلہ کے مزاروں پر دعا کرتے اور ان کے ساتھ بیتے ہوئے واقعات سنایا کرتے تھے۔ آپ خادمین سلسلہ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ بزرگان سلسلہ کو مل کر ان کے جسم کو دبا کر اس محبت کا اظہار فرماتے اور اپنے بچوں کے کلاس فیلوز مربیان سلسلہ کے ساتھ دوستانہ تعلق تھا۔آپ بڑے بلند حوصلہ کے مالک تھے۔ جماعت کے خلاف جیسے بھی حالات پیدا ہوتے رہے۔ ہر موقعہ پر خود بھی با حوصلہ رہے اور دوسروں کو حوصلہ دینے والے وجود تھے۔مضبوط اعصاب کے مالک تھے۔ جوانی میں ربوہ کی کبڈی کی ٹیم کے اچھے کھلاڑی تھے۔ اسی طرح ہائی جمپ، کلائی پکڑنے اور رسہ کشی کے بہترین پلیئر تھے۔آپ انصار اللہ کے مقابلہ جات میں، اجتماعات کے موقعہ پر ربوہ کی رسہ کشی کی ٹیم کے کیپٹن ہوا کرتے تھے اور متعدد مرتبہ خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے انعامات حاصل کئے۔ روزانہ ورزش کے عادی تھے۔آخری دن بھی کچھ نہ کچھ ورزش ضرور کی۔ والد صاحب نے چند تقاریر بعنوان سیرۃ رسولؐ، سیرۃ بانی سلسلہ اور برکات خلافت پر زبانی یاد کر رکھی تھیں جو گھر پر اکثر اوقات سنایا کرتے تھے ایم ٹی اے روزانہ سنتے، ہر بار خلیفہ وقت کی ریکارڈنگ پر جوبلی کا عہد کھڑے ہو کر ٹوپی پہن کر دہراتے۔خطبہ حضور انور سننے کے لئے آدھ گھنٹہ پہلے MTA لگا کر بیٹھ جاتے۔

والد صاحب نے چاروں بھائیوں کو جماعت کے لئے پیش فرمایا تو اپنا حوصلہ بھی ہمیشہ بلند رکھا اور ہمارا حوصلہ بھی ہمیشہ بلند رکھا۔کبھی کسی رشتہ دار یا غیروں کے سامنے اس بات کا ذکر نہ کیا کہ بچے دور ہوتے ہیں بلکہ ہمیشہ خوشی سے بتاتے کہ بچے فلاں فلاں جگہوں پر خدمت دین میں مصروف ہیں۔ بلکہ اپنی وفات سے تین ماہ قبل جب اچانک کافی بیمار ہوئے اور ڈاکٹر صاحبان نے پریشانی کا اظہار کیا اور بچوں کو بلوانے کا کہا تو اس موقعہ پر بھی یہی فرماتے کہ میری وجہ سے بچے خدمت دین میں کمی نہ کریں۔اگر حضور بخوشی اجازت دیں اور اپنے خرچ پر آسکیں تو آئیں ورنہ نہیں۔حضور کی اجازت سے دونوں بیٹے بیرون ممالک سے بھی تشریف لائے سب نے والد صاحب کی خوب خدمت کی کوشش کی۔حضور انور کی دعاؤں سے والد صاحب ٹھیک ہو کر گھر تشریف لائے۔ جب بیٹے واپس اپنی ڈیوٹیوں پر جانے لگے تو بار بار یہی نصیحت کی کہ ہمیشہ خلافت کے ہر حکم کو مقدم رکھنا ہے۔اسی میں سب برکتیں ہیں۔

والد صاحب کی وفات پر احباب جماعت نے بہت محبت کا اظہار فرمایا اور اپنے تعلق کا حق ادا کیا۔تمام احباب کے ہم بہت شکر گزار ہیں جنہوں نے اس وقت ہماری ڈھارس بندھائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں نسلاً بعد نسل اپنے والد صاحب کی نیک خواہشات پر عمل کرنے والا بنائے اور خلافت احمدیہ کے ہم سلطان نصیر بنیں۔آمین

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

مکرم یوسف سلیم صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد محترم صوفی محمد شریف صاحب (ر) معلم وقف جدید بغرض علاج الشافی ہسپتال مون مارکیٹ لاہور میں داخل ہیں اور مورخہ 17 مئی کو ان کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور کامل وعاجل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

صوبہ خیبر پختونخواہ کے بزرگان کے حالات زندگی

مکرم شمس الدین اسلم صاحب امریکہ صوبہ خیبر پختونخواہ کے وفات شدہ بزرگان کے حالات زندگی کتابی صورت میں شائع کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے احباب جنہوں نے اپنے بزرگان کے حالات زندگی کے بارے میں ابھی تک ان سے رابطہ نہیں کیا ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ 31 مئی 2001 تک اپنے بزرگان کے حالات زندگی درج ذیل پتے پر ارسال فرمائیں کتاب تدوین کے آخری مراحل میں ہے۔

میاں نثار احمد (صدر جماعت احمدیہ)
D-5/6-B فیز I حیات آباد پشاور
0333-9246412
Shamsoddin Aslim
261,Encorrway Corona
CA 92879 U.S.A

نور آملہ
سکری و خشکی ختم کرتا ہے، بالوں کو لمبا اور چمکدار بناتا ہے۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

DIARRHOEA POWDER
عام اسہال (خصوصاً بچوں میں) قے اور پیٹ درد کیلئے بھی بفضل خدا مفید۔ قیمت -/30 روپے طبیبوں کو رعایت
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
رابطہ: 0333-6568240

خبریں

آئندہ ہائی ویلیو اہداف کے خلاف مل کر ایکشن کریں گے پاکستان اور امریکہ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ دونوں ممالک کو ایک دوسرے کے قومی مفادات کو تسلیم کرنا، ان کا احترام اور امریکہ پاکستان کے تعلقات کی تمام سمتوں اور پہلوؤں کا ازسرِنو احاطہ کرنا ہوگا۔ یہ بھی اتفاق کیا گیا ہے کہ مستقبل میں پاکستان میں موجود کسی ہائی ویلیو اہداف کے خلاف دونوں ممالک مل کر ایک ساتھ کام کریں گے۔

ملک کو خود مختار بنانے کیلئے بھیک مانگنا چھوڑنا ہوگی مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم نے دنیا سے ناراضگی اختیار نہیں کرنی ہے۔ فوج، حکومت اور مجھ سمیت کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے۔ پاکستان کو خود مختار بنانے کیلئے بھیک مانگنی چھوڑنا ہوگی، حکومت کو اپنے اخراجات میں کمی کرنا ہوگی۔ پاکستان کو تابعداری کی ذہنیت سے باہر آجانا چاہئے۔

پنجاب غیر ملکی امداد نہیں لے گا پنجاب حکومت نے غیر ملکی امداد کو اپنی آزادی اور مختاری کو گروی رکھنے کے مترادف قرار دیتے ہوئے ہر طرح کی غیر ملکی امداد سے جان چھڑانے کا اعلان کیا ہے اور نواز شریف کو اس کی سفارش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم نے اغیار کی دائمی غلامی سے نجات حاصل کرنے اور کشکول گدائی توڑنے کا عزم کیا ہے اور فیصلہ کیا ہے کہ اس کے بعد پنجاب حکومت کوئی غیر ملکی امداد قبول نہیں کرے گی یہ فیصلہ وزیر اعلیٰ شہباز شریف کی صدارت میں صوبائی کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا۔

پاکستان جوہری پروگرام کو تیزی سے وسعت دے رہا ہے امریکی جریدے ''نیوز ویک'' نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان اپنے جوہری پروگرام کو تیزی سے وسعت دے رہا ہے اور خوشاب کے مقام پر پلوٹونیم کی پیداوار کیلئے چوتھا ری ایکٹر بھی جلد آپریشنل بنا دیا جائے گا۔ پاکستان نے اپنے جوہری پروگرام کیلئے پلوٹونیم کی پیداوار میں اضافہ تیز کر دیا ہے اور یہ پیشرفت ایک ایسے موقع پر سامنے آئی ہے جب القاعدہ کے سربراہ اسامہ بن لادن کی امریکی فورسز کے آپریشن میں ہلاکت کے بعد پاکستان اور امریکہ کے درمیان غلط فہمیاں پائی جارہی ہیں۔

بجلی کا خسارہ 3500 میگاواٹ، شہروں میں 10، دیہات میں 12 گھنٹے تک لوڈشیڈنگ گرمی کی شدت میں اضافے کے بعد بجلی کا خسارہ 2ہزار میگاواٹ سے بڑھ کر 3500 میگاواٹ تک جا پہنچا ہے جس کو پورا کرنے کیلئے پیپکو نے شہروں میں 10 اور دیہات میں 12 سے 14 گھنٹے کیلئے بجلی بند کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں۔ بجلی رسد 13460 میگاواٹ جبکہ طلب 16790 میگاواٹ ہے۔

ریلوے ملازمین کی کم از کم تنخواہ 7ہزار روپے جولائی سے شروع پاکستان ریلویز میں کم از کم 7ہزار روپے تنخواہ پر جولائی 2011ء سے عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ 3سال مسلسل ملازمت میں رہنے والے ملازمین کو مستقل کر دیا جائے گا۔ ریلوے کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کیلئے حکومت کی براہ راست سرپرستی کی ضرورت ہے۔

شمالی وزیرستان، ڈرون حملہ 9/افراد جاں بحق شمالی وزیرستان کے علاقے میرانشاہ میں امریکی ڈرون حملے میں 9/افراد جاں بحق ہو گئے۔ حملہ میرانشاہ سے 40 کلومیٹر دور میر علی قصبے میں کیا گیا۔

ایٹمی تنصیبات کو خطرے کی صورت میں امریکہ فوج پاکستان میں اتار دے گا برطانوی اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کو خطرے کی صورت میں امریکہ اپنی فوج پاکستان میں اتار دے گا جبکہ پاکستانی فوجی حکام کا کہنا ہے کہ وہ ایٹمی اثاثوں کا تحفظ کرنا جانتے ہیں۔ اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کو القاعدہ سے خطرے کی صورت میں امریکی فوج پاکستان کے جوہری اثاثوں کی حفاظت کرے گی اور اس سلسلے میں صدر زرداری یا پاکستانی عسکری قیادت سے کسی قسم کی اجازت نہیں لی جائے گی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 18 مئی	
طلوع فجر	3:41
طلوع آفتاب	5:08
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:02

EXPRESS کوریئر سروس
کی جانب سے U.K جرمنی۔کینیڈا۔آسٹریلیا۔امریکہ اور دیگر ممالک میں چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے پر
شاندار سروس اور خصوصی پیکج
72 گھنٹے سروس کی بھی سہولت
سامان گھر سے پک کرنے کی سہولت
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
نوٹ: فیصل آباد+سرگودھا+اسلام آباد اور کراچی سے بکنگ جاری ہے۔
فون آفس: 047-6214955,56
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213
نزد سپر برگر اقصیٰ روڈ بشارت مارکیٹ بالمقابل سیشن کورٹ ربوہ

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

گارمنٹس کا کاروبار کرنے والے کیلئے خوشخبری
رنگ محل لاہور میں احمدی بھائیوں کی اپنی دکان
ہول سیل ڈیلر: شیخ خلیل گارمنٹس
ہمارے ہاں جینز پینٹ، شرٹ، ڈریس، سکولز یونیفارم فیکٹری ریٹ پر دستیاب ہیں۔
نوٹ: احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت ہوگی
دوکان نمبر 1 حامد سنٹر رنگ محل لاہور 042-37638955 0301-4674286

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph: 021-2724606 2724609
47- Tibet Centre M.A. Jinnah Road, KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021-2724606 2724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

سپر برگر هاؤس
آپ کی خدمت میں پیش پیش
اقصیٰ روڈ کے بعد ساہیوال روڈ پر، گزشتہ سال سے نئی برانچ کا آغاز
وسیع سرسبز لان، خواتین کیلئے پردہ کا انتظام
برگر، شامی کباب، آئسکریم، فالودہ، بوتلیں
شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کیلئے مال آرڈر پر تیار کروائیں۔
ساہیوال روڈ نزد شیزان ایجنسی

FD-10